P. O. RGD. No. A 922

ہماری زبان

انجمن ترقی اردو (ہند) کا پندرہ روزہ اخبار

قیمت فی پرچہ دو آنے — سالانہ چندہ دو روپے

جلد ۹	یکم دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء	مدیر قاضی عبدالغفار	۲۰ صفر المظفر ۱۳۷۰ ھجری	نمبر ۲۲

کچھ گزری ہوئی باتیں

اسے پھر یہاں دھرائے بنا نہیں رہ سکتا کہ اگر ہندو اپنے بھائیوں کے نزدیک آنا چاہتے ہیں تو انہیں اردو پڑھنی ہی چاہئے - اور ہندو بھائیوں کے نزدیک آنے کی خواہش رکھنے والے مسلمان کو بھی ہندی ضرور سیکھ لینی چاہئے - ہندو اور مسلمان کی سچی ایکتا میں جن کا وشواس ہے، وہ باہمی نفرت کے ان خوفناک نظاروں کو دیکھ کر پریشان نہ ہوں، اگر اون کا وشواس سچا ہے تو وہ جہاں جہاں ممکن ہوگا وہاں وہاں موقعہ ملنے پر ضرور اُن کو رواداری 'پریم' اور ایک دوسرے کے لئے انسانیت کے کام کرنے پر اُبھاریگا - اور ایک دوسرے کی بھاشا سیکھنا تو اس راستے میں سب سے پہلی بات ہے - کیا ہندوؤں کے لئے یہہ اچھا نہیں کہ وہ بھگتی بھرے دل والے مسلمانوں کی لکھی ہوئی مستند کتابوں کو پڑھیں اور یہہ جانیں کہ وہ قران اور پیغمبر صاحب کے بارے میں کیا لکھتے ہیں - اسی طرح کیا مسلمانوں کے لئے بھی یہہ اچھا نہیں کہ بڑے بڑے ہندو بھگتوں کی لکھی دھارمک کتابوں کو پڑھکر وہ یہہ جان لیں کہ گیتا اور شری کرشن کے بارے میں ہندوؤں کا کیا خیال ہے - بجائے اس کے کہ دونوں گروہ ان تمام خراب باتوں کو جانیں جو ایک دوسرے کی دھارمک کتابوں اور ان کے بدلے جانے کے بارے میں جاہلوں اور توڑ مروڑ کر بات کہنے والوں کی زبانی کہی جاتی ہیں - (نوجیون ۲۱ مئی ۱۹۲۸ع)

کچھ اپنی باتیں

گذشتہ ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر کو انجمن کے ممبران کا جلسہ عام اور اس کی ذیلی کمیٹیوں کے جو جلسے ہوئے ان کی روئداد میں بعض امور خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔

انجمن کے بجٹ پر فینانس کمیٹی اور جلسہ عام میں ممبران نے خاص توجہ کی اور بجٹ کی اہم مدات جنکا تعلق انجمن کی مطبوعات اور زبان کی نشر و اشاعت کے کاموں سے تھا بہت غور و فکر کے بعد منظور کی گئیں ۔ تقریباً ایک سال کے تجربہ کے بعد جس صورت میں انجمن کا بجٹ مرتب کیا گیا ہے اس کو ہر طرح انجمن کی ضروریات کا کفیل ہونا چاہئے ۔ محدود وسایل کے باوجود کتابوں کی اشاعت کے لئے جو رقمیں محفوظ کی گئی ہیں وہ امید ہے کہ موجودہ ضروریات کو پورا کر سکینگی اور آیندہ بجٹ میں خود کتابوں کی آمدنی سے انجمن کی آمدنی میں اضافہ ہوگا جسے مطبوعات کے شعبہ کی توسیع میں استعمال کیا جاسکیگا ۔

لٹریری کمیٹی نے فی الوقت طے کیا ہے کہ ہر سال کم از کم دو ہزار صفحے اردو رسم الخط میں اور ایک ہزار صفحے ہندی رسم الخط میں شایع کئے جائیں ۔ اس سال بھی تقریباً ۱۲ سو صفحے اردو رسم الخط میں شایع کئے جاچکے ہیں اور امید ہے کہ سال ختم ہونے سے پہلے دو ہزار صفحے اردو رسم الخط میں شایع ہوجائینگے ۔ ہندی رسم الخط کی پہلی کتاب اب پریس میں جانے والی ہے اور امید ہے کہ آیندہ سال لٹریری کمیٹی کے فیصلہ پر پوری طرح عمل ہو سکیگا ۔ علاوہ اس فیصلہ کے کمیٹی نے یہ بھی طے کیا کہ :

(۱) سماجی مسایل کے متعلق کتابیں شایع کی جائیں ۔

(۲) ہر سال تخلیقی ادب کا ایک سالنامہ شایع کیا جائے ۔

(۳) اگر ضرورت ہو تو درسی کتابوں کی تیاری میں مدد کی جائے ۔

(۴) اردو کی مستند کتابوں کی ایک فہرست تیار کی جائے اور تدریجاً دس پندرہ سال کے اندر ان کے مستند اور اعلی ایڈیشن ٹایپ میں شایع کئے جائیں ۔

(۵) سکریٹری لٹریری کمیٹی کے ممبران سے مشورہ کرکے ہر موضوع پر لکھنے والوں کی ایک فہرست تیار کریں ۔

مطبوعات کا مکمل پروگرام بنانے کے لئے ایک ذیلی کمیٹی بھی مقرر کی گئی ۔

اردو ہندی ڈکشنری کے مسودے پر نظر ثانی کرنے کے لئے طے کیا گیا کہ پنڈت دتاتریہ کیفی صاحب اور مہاتما بھگوان دین سے درخواست کی جائے ۔

لٹریری کمیٹی نے کام کے ہر ضروری گوشہ پر نظر کی اور مستقبل کی تمام ضرورتوں کا لحاظ کرکے اپنی تجاویز مرتب کیں ۔ تقریباً ۲۰ مسودات کی ایک فہرست سے جو پیش کی گئی تھی ۸ مسودات منظور کیے گئے ۔ اور بھی مسودات منظور کرنے کے قابل تھے لیکن لٹریری کمیٹی کو انجمن کے بجٹ کی وسعت کا بھی لحاظ رکھنا تھا ۔

انجمن کے مخطوطات کے ذخیرے کی فہرست کے متعلق طے پایا کہ اسکی قسطیں رسالہ اردو ادب میں شائع کی جائیں اور بعد میں وہ فہرست کتابی صورت میں شائع کردی جائے ۔ بہت کم ارباب ذوق کو معلوم ہوگا کہ انجمن کے اس ذخیرے میں فارسی اور اردو کے بہت سے نوادر شامل ہیں جنکی تفصیلی فہرست تیار کرلی گئی ہے ۔

ممبران انجمن کے جلسہ عام میں اہم ترین مسئلہ اتر پردیش کے مدارس و مکاتب میں اردو زبان کی تعلیم کا مسئلہ تھا جسکا ذکر بار ہا ان

صفحات پر کیا جاتا رہا ہے - انجمن نے جو ذیلی کمیٹی مقرر کی تھی اسکی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد انجمن نے طے کیا کہ مزید مواد فراہم کرنے کے لئے انجمن کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ تمام مصدقہ شکایتیں جمع کر کے بھیجیں اور ان شکایات کی بنا پر ایک یادداشت تیار کر کے صوبہ کی حکومت کے پاس انجمن کا ایک وفد بھیجا جائے - ہم نہیں کہہ سکتے کہ موجودہ حالات میں ایک ایسا وفد کس حد تک موثر ہوگا تاہم جب تک یہہ کوشش بھی ناکام نہ ہو جائے انجمن کے لئے مناسب نہ تھا کہ کسی مزید کارروائی پر غور کرتی -

تمام شاخوں کو ایک گشتی مراسلہ روانہ کیا گیا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اس اہم ترین مسئلہ میں انجمن کی تمام شاخیں پوری طرح مرکز کی ہدایات کی تعمیل کرینگی - مختلف اضلاع میں جمعیتہ علما کی شاخیں بھی اس مسئلہ میں گہری دلچسپی لے رہی ہیں اس لئے انجمن کی شاخوں کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں جمعیتہ کی شاخوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور جمعیتہ کے کارکنوں کی امداد حاصل کریں - اسوقت تک اس مسئلہ کے متعلق عام رائے کو اور خصوصاً ان اصحاب کو بیدار کرنے میں جو عام رائے کے نمایندے سمجھے جاتے ہیں جو مایوسیاں ہوی ہیں ان سے ہماری ہمت کو متاثر نہ ہونا چاہئے - ہمارا مقدمہ اتنا مضبوط اور معاملہ اتنا صاف ہے کہ اگر منظم طریقے پر جمہوری اور دستوری وسایل کو پوری طرح اختیار کیا گیا تو تعلیمی حکام کا یہہ غلط مسلک زیادہ عرصے قایم نہیں رہ سکتا - انہیں اپنی غلطی کو محسوس اور اپنی ضد کو ترک کرنا ہی ہوگا -

ہلکے ہلکے اشارے

معاصر "حریت" کا یہہ بیان ہے کہ مدراس میں ہندستان کے تار و ڈاک کے افسروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں یہہ فیصلہ کیا گیا کہ "ہندستان میں خطوں پر اردو میں پتے لکھنے والوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ وہ انگریزی میں پتے لکھا کریں"

.... یہہ عجیب واردات ہے کہ اردو سے کوئی کی راہ سیدھی انگریزی کی طرف جاتی ہے!

حیدرآباد میں بھی عدالتی کارروائی میں اردو کو ترک کرنے کی تحریک شروع ہوی تو اردو کی جگہ انگریزی تجویز کی گئی .... کیا اس لئے کہ ہندی کی عوامی حیثیت ابھی تک مشتبہ ہے، مگر اردو کا ختم کرنا ضروری ہے؟ لہذا اردو سے ہندی تک کا سفر طے کرنے کے لئیے انگریزی کو سڑک بنانا ضروری سمجھا گیا ہے؟ آزاد ہند کی سیاست کا یہہ کتنا بڑا تجوبہ ہے کہ اردو پر جب تک انگریزی فتح نہ پائے جدید ہندی کے لئے میدان تنگ نظر آتا ہے!!

"دستور میں جس زبان کو ہندی بتایا گیا ہے وہ وہی زبان ہے جسے مہاتما گاندھی ہندستانی کہا کرتے تھے - ہمیں چاہئے کہ اس زبان میں ہم ان الفاظ کو باقی رکھیں جو کثرت استعمال سے رایج ہو گئے ہیں - البتہ نئے الفاظ ہم سنسکرت سے لے سکتے ہیں - اگرچہ دستور میں رسم خط دیوناگری رکھا گیا ہے مگر رضاکارانہ طور پر اردو رسم خط سیکھنے کی بھی ممانعت نہیں کی گئی ہے"

بمبئی کے وزیر داخلہ شری مورارجی ڈیسائی نے مندرجہ بالا الفاظ میں زبان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا - کیا قیامت ہے کہ ایک ہی سانس میں انہوں نے ہندی اور "ہندستانی" کا نام لیا اور پھر مہاتما گاندھی کا ذکر بھی درمیان میں لائے! اگر وہ ہمارے صوبہ کے وزیر ہوتے تو شاید برخاست کردیے جاتے!! اس سے بڑا بھی کوئی گناہ ہوسکتا

ہے کہ اس زمانہ میں ہندی کے ساتھ "ہندستانی" کا نام لیا جائے اور اس پر سند لائی جائے مہاتما جی کے نام کی!

"لکھنؤ یونیورسٹی کے سائنس ایسوسی ایشن کا افتتاح کرتے ہوئے ڈاکٹر ایس - ایس بھٹناگر ڈائرکٹر سائنٹفک اور انڈسٹریل ریسرچ کونسل آف انڈیا نے اعلان کیا کہ "سنسکرت آمیز ہندی کو جو سائنس کے درجوں میں رائج ہوتی جارہی ہے سائنس کی کتابوں کے ترجموں میں جو حصول آزادی کے بعد کئے گئے ہیں عام طور سے طالب علموں کی سمجھ میں نہیں آتی - ڈاکٹر بھٹناگر نے کہا کہ آل انڈیا ریڈیو میں جو زبان بولی جارہی ہے وہ سنسکرت آمیز ہندی ہے انہوں نے کہا کہ بہت آسان ہندی استعمال کی جائے - اور جدید فن کی اصطلاحوں کے سامنے وہ انگریزی اصطلاحیں لکھہ دیجائیں جو اب تک رائج تھیں - انہوں نے کہا کہ یہہ بات معلموں اور کتابوں کے ناشرین کو بہ اصرار سمجھادی جاسیے کہ سائنس میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے، خصوصاً ریسرچ کے کاموں میں، انگریزی کا استعمال باقی رہنا چاہئے - انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی چیزوں میں قومیت کو مداخلت نہ کرنی چاہئے - کیونکہ سائنس کی ترقی دراصل ایک بین الاقوامی فلاح کی چیز ہے -"

.... ڈاکٹر بھٹناگر کتنے ہی بڑے ماہر سائنس ہوں، لیکن انہوں نے ہندستان کے لسانی مسئلہ پر یہاں کے "ماہرین فن" کی نظر سے غور نہیں کیا! ان پر بڑا اعتراض یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ خود اردو کے اچھے شاعر ہیں! بلکہ اب تو یہہ شبہہ ہوتا ہے کہ آیا انکی فضیات سائنس میں زیادہ ہے یا اردو شاعری میں!

...................رہا بین الاقوامی، علمی اصطلاحوں کا معاملہ تو انکو ہندیا نے بغیر ہندستان کی آزادی کا استقرار مشکل معلوم ہوتا ہے! جب تک ہم ایسی علمی اصطلاحیں تیار نہ کرلیں جنکو ہمارے سوا دنیا میں کوئی نہ سمجھہ سکے اسوقت تک ہم کیونکر ثابت کرسکیںگے کہ ہم آزاد ہیں!!

انجمن کی خبریں

بجنور

بجنور ۱۲ اکتوبر مدینہ منزل بجنور میں آل انڈیا انجمن ترقی اردو کی شاخ کے قیام کے سلسلہ میں مولوی مجید حسن صاحب مالک "مدینہ" بجنور کی تحریک پر ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں بجنور کے بہت سے حضرات کو مدعو کیا گیا -

عارضی طور سے مسٹر ذوالفقار علی وکیل کو صدر اور مسٹر افتاب احمد صدیقی وکیل کو سکریٹری بنادیا گیا ہے اور ممبر سازی شروع ہوگئی ہے -

مراداباد

۳۱ اگست ساڑھے ۷ بجے شام کو مرادآباد کے ذی علم حامیان اردو کا ایک جلسہ جناب مولوی محمد عبدالسلام صاحب کی صدارت میں ہوا - جناب صدر نے جلسہ کے اغراض و مقاصد کی تشریح فرمائی - اور ایک تجویز کے ذریعہ طے پایا کہ مراد آباد میں انجمن ترقی اردو کی شاخ قائم کی جائے جسکے صدر جناب مولوی عبدالسلام صاحب بنائے جائیں - اور انکو اختیار دیا جائے کہ وہ اپنے ساتھہ کام کرنے والے حسب ذیل عہدے دار منتخب کرلیں -

۱- نائب صدر - ۲- ناظم اعلیٰ - ۳- معاون ناظم

چنانچہ حسب ذیل حضرات منتخب ہوئے: صدر مولوی محمد عبدالسلام صاحب، ناظم اعلیٰ محمد عزیز حسن صاحب، معاون ناظم: کیلاش چند رماتھر صاحب ماتھر، ۲- قدرت اللہ صاحب -

ٹانڈہ

۱ - مقامی انجمن کا قیام ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۷۰ع کو عمل میں آیا

۲ - ایک روپیہ والے ۲۹ ممبر بنائے گئے - پچیس ممبروں کی فیس الحاق بھیجدی گئی

۳ - ۲۵ اگست کو ایک اردو کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں انجمن ترقی اردو اور اسکے اغراض و مقاصد سے عوام کو متعارف کرایا گیا -

۴ - مقامی پرائمری اسکولوں میں اردو کی تعلیم دلانے کے لئے سرگرمی کے ساتھ مہم شروع کی گئی - اس سلسلہ میں مقامی اور صوبائی حکام سے خط کتابت کی گئی، بعضوں سے ملاقات بھی کی گئی طلباء کے سرپرستوں سے درخواستیں دلائی گئیں - ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکل سکا ہے -

۵ - ایک شبینہ مکتب برائے بالغان چھجہ پور میں کھولا گیا - طلباء مستعدی سے پڑھ رہے ہیں -

رانچی

انجمن ترقی اردو رانچی کا ایک جلسہ بتاریخ ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۷۰ع زیر صدارت جناب ایوب آروی صاحب منعقد ہوا -

سب سے پہلے ناظم اعلیٰ جناب عمر رانچوی نے انجمن ترقی اردو کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اب جبکہ حکومت کی زبان ہندی قرار دیدی گئی ہے عوام کا فرض ہے کہ اردو کو اپنائے اسی طرح یہ زبان باقی رکھی جاسکتی ہے - اس کے بعد ممبر سازی کی تحریک کی گئی اور حاضرین نے ممبری قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی

جناب ناظم صاحب نے ایک تجویز پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ مرکزی انجمن ترقی اردو (ہند) سے اپیل کی جائے کہ وہ رانچی انجمن ترقی اردو کی شاخ کو مرکز سے ملحق کرلے یہ تجویز بالاتفاق رائے پاس ہوئی -

اس کے بعد جناب احمد علی صاحب رانچی کالج نے فرمایا کہ یکم نومبر کے شمارہ "ہماری زبان" میں رانچی انجمن و پبلک اردو لائبریری کے مشاعرہ سے متعلق رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں غلطی سے صدارت کی جگہ متین مچھلی شہری کے بجائے انجم مانپوری کا نام شائع ہو گیا ہے اسکی تصحیح ضروری ہے - ممبران نے فیصلہ کیا کہ اسکی اطلاع "ہماری زبان" کے محترم ایڈیٹر کو کر دی جائے -

ممبروں میں سے ایک نے تجویز کی کہ اب جبکہ حکومت کی زبان ہندی قرار دیدی گئی ہے اسلئے مکاتیب شبینہ قایم کئے جائیں جہاں تعلیم بالغان کو منظم کیا جائے اور ہندی و اردو ساتھ پڑھائی جائے - ممبروں نے بالاتفاق رائے پاس کیا -

اس کے بعد حضرت عبدالغفار پرواز نے ایک افسانہ بعنوان "پردیسی" پڑھا اور جناب شمس جاوید رانچوی نے ایک نظم و غزل پڑھی، عمر رانچوی نے حضرت حبیب الرحمن شیروانی مدظلہ عالی کی موت پر ایک مقالہ پڑھا جو بہت ہی پسند کیا گیا آخر میں صدر محترم جناب ایوب آروی صاحب نے اپنی ایک غزل پڑھی جو بہت پسند کی گئی محترم صدر نے خطبہ صدارت میں بتایا کہ ہمیں انجمن ترقی اردو کی کیوں ضرورت ہے آخر میں انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو چاہئے کہ اس کی ترقی و فلاح کے لئے انجمن کے زیادہ سے زیادہ ممبر بنائیں -

کنہڈوہ

۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۷۰ع محلہ امنی پورہ کے امام باڑے میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسکی صدارت جناب ڈاکٹر ممتاز احمد خان صاحب خوشتر نے کی جناب نصیر اعظمی نے انجمن ترقی اردو (ہند) کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے اور انجمن کی ایک شاخ قایم کی گئی مندرجہ ذیل حضرات بالاتفاق رائے عہدوں پر فائز کئے گئے -

صدر - جناب عبدالحسین صاحب وکیل بی ایس سی

ایل ایل بی نائب صدور - (۱) جناب ضمیر الدین احمد صاحب (۲) جناب محمد شجاعت خاں صاحب صدر مدرس کھاسپورہ اردو اسکول۔ سیکریٹری :- جناب عبدالمجید خان صاحب شوق ماہری جائنٹ سیکریٹری :- (۱) جناب شفیق احمد خان صاحب (۲) جناب عبدالرؤف صاحب فرخ ناظم نشر و اشاعت :- قاضی سید شبیر حسن خازن :- جناب عبدالرشید صاحب۔

علیگڈھ

۲٦ - نومبر سنہ ۱۹۵۰ ع کی شب میں این آر - سی - کلب کا سالانہ مشاعرہ جناب خیر بہوروی صاحب نمایندہ خصوصی انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڈھ کی صدارت میں ہوا طلبا کے علاوہ اساتذہ اور شہر کے ارباب ذوق نے کافی تعداد میں شرکت فرمائی -

صدارتی تقریر میں جناب خیر صاحب نے زبان کی ترقی اور حفاظت کے مسئلے پر وضاحت کے ساتھہ روشنی ڈالی -

ایک ضروری اعلان

انجمن کے نمایندہ خصوصی جناب خیر بہوروی صاحب دسمبر کے پہلے ہفتے سے ایک دورہ شروع کرینگے - جہاں شاخیں قایم ہو چکی ہیں - ان کے اراکین سے ملیں گے اور تعلیم بالغان - شبینہ مکاتب، لائبریریوں کے قیام اور مقامی حالات کے اعتبار سے دوسرے ایسے طریق کار پر تبادلہ خیال کرینگے جس سے اردو کی حفاظت اور ترقی میں قوت پیدا ہو سکے -

جہاں ابھی تک شاخیں قایم نہیں ہیں وہاں کے ارباب اردو سے جس میں ہر مکتب خیال کے لوگ شامل ہوں گے مل کر شاخیں قایم کرینگے اور ایسے پرائمری مدرسوں سکنڈری اسکولوں اور کالجوں کے ذمہ دار اصحاب سے بھی ملاقات کرینگے جہاں اردو کی تعلیم میں دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں -

نیز وہ ہماری زبان اور اردو ادب کی توسیع اشاعت پر ہمدردان انجمن کو توجہ دلا ئینگے - مجھے امید ہے کہ حامیان اردو پورے تعاون کے ساتھہ خیر صاحب کے کاموں میں ان کا ہاتھہ بٹائیں گے تاکہ وہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کام کر سکیں -

محمد عبدالغفار
جنرل سیکریٹری انجمن ترقی اردو ہند
علی گڈھ

منزل کی مشکلوں کا یہہ عالم سفر میں ہے

(از حضرت جوش ملسیانی)

منزل کی مشکلوں کا یہہ عالم سفر میں ہے
ہر ذرہ ایک فتنہ تری رہ گزر میں ہے

یارب یہہ کس بلا کا جنون میرے سر میں ہے
میں بھی سفر میں ہوں مرا گھر بھی سفر میں ہے

آئے بھی وہ تسلی خاطر بھی ہو چکی
جو درد تھا جگر میں وہ اب بھی جگر میں ہے

راہ طلب میں گردش تقدیر دیکھنا
مجھہ سے بھی کچھہ سوا مری منزل سفر میں ہے

اے برہمن زیارت بت خانہ کیا کروں
جلوہ کچھہ اور ہے وہ جو میری نظر میں ہے

کیا جانے کیا دیار قدم میں ہے دل کشی
جس کی کشش سے ایک زمانہ سفر میں ہے

کہتے ہیں بادہ خوار جسے میکدہ
اک جوہر لطیف لباس بشر میں ہے

جو آرزو ہے ڈوبی جاتی ہے دل کے ساتھہ
طوفان کس بلا کا مری چشم تر میں ہے

نازاں ہیں اہل زہد و ورع جس کی ذات پر
مجھہ سا گناہ گار بھی اس کی نظر میں ہے

اے جوش نقش پا بھی جہاں مٹ کے رہ گئے
میرا قدم بھی آج اسی رہ گزر میں ہے

اردو ادب

انجمن ترقی اردو (ہند) کے رسالہ "اردو" نے سنہ ۱۹۲۲ع سے سنہ ۱۹۴۷ع تک اردو زبان و ادب کی جو خدمت کی وہ ارباب ذوق سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس نے بقول سرور صاحب اردو میں تحقیق و تنقید کا ایک اعلیٰ معیار قائم کیا اور ماضی کے سیکڑوں تاریک گوشوں کو روشن کیا۔ سنہ ۱۹۴۷ع میں ہندوستان تقسیم ہوا اور اس سلسلہ میں جنون و تعصب کی جو آندھیاں چلیں ان کی زد میں تہذیبی اور علمی ادارے بھی آئے مگر اب جب کہ گھنگھور بادل چھٹتے جارہے ہیں اور رفتہ رفتہ امید کی کرن زیادہ روشن ہوتی جارہی ہے تعمیری اور تخلیقی ادارے بھی سنبھل رہے ہیں اور حالات کے تقاضوں کی روشنی میں اپنی بنیادیں نئی طرز کی رکھ رہے ہیں۔

انجمن ترقی اردو (ہند) نے بھی اپنے لٹے ہوئے سرمایہ کو سمیٹنا شروع کردیا ہے اور وہ ایک بار پھر نئے حوصلوں اور نئی آرزؤں کو لیکر میدان میں آگئی ہے۔ انجمن نے اپنا نیا دستور وضع کرلیا ہے اور اس کا پندرہ روزہ اخبار "ہماری زبان" جنوری سنہ ۱۹۵۰ع سے نکل رہا ہے اور اب جولائی سنہ ۱۹۵۰ع سے اس کا سہ ماہی ادبی رسالہ "اردو ادب" بھی شائع ہو رہا ہے۔ ہمارے سامنے جولائی کا رسالہ ہے لکھنے والوں میں آل احمد سرور امتیاز علی عرشی، محمد مصطفی خاں مداح، سید احتشام حسین اور پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی ایسی ہستیاں ہیں جو علم و ادب کی دنیا میں محتاج تعارف نہیں ہیں۔ پیش نظر جریدہ اس بات کا شاہد ہے کہ یہہ رسالہ "اردو" کے اعلیٰ علمی و تحقیقی معیار کو برقرار رکھے گا اسے جدید ادبی ضروریات و میلانات سے ہم آہنگ کریگا۔ اس میں اہم ادبی مسائل کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور جس کے متعلق سرور صاحب نے لکھا ہے کہ "ہر اشاعت میں کسی صاحب نظر کا ایک نوٹ کسی لسانی یا ادبی مسئلے پر بحث کے لئے شائع کیا جائیگا"۔ وہ بدلے ہوئے حالات میں لسانی مسائل کے پیش نظر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ارباب نظر و اصحاب فکر تحقیق و تحسین سے کام لیکر اس "سلسلہ" کو جاندار بنائیں گے اور آنے والی نسلوں کی رہنمائی کرینگے۔ رسالہ میں منظومات کو کوئی جگہ نہیں دی گئی ہے ہم مدیر محترم سے پوچھتے ہیں کہ کیا شعر اردو ادب کے دائرہ سے باہر ہے؟

(مدینہ)

جمیعتہ علما کی آواز

اتر پردیش کی جمیعتہ علما کی جنرل کونسل نے جس کا اجلاس ۱۱ اور ۱۲ نومبر کو میرٹھ میں ہوا حسب ذیل قرارداد منظور کی ہے:-

"جمیعتہ علما کا یہہ اجلاس اس طرز عمل کے متعلق جو سرکاری اسکولوں میں اردو زبان کے متعلق اختیار کیا گیا ہے اپنی فکرمندی کا اظہار کرتی ہے۔

مسلمان ہندی رسم الخط کی اہمیت کو پوری طرح محسوس کرتے ہیں لیکن اسی کے ساتھہ وہ شدت کے ساتھہ یہہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ ان کی تہذیبی ضروریات کے لحاظ سے جنکی آزادی اور حفاظت کا دستور ساز مجلس نے وعدہ کیا ہے یہہ امر لازمی ہے کہ ان کے بچوں کو اردو کی تعلیم دی جائے۔

یہہ اجلاس اس بات پر بہت افسوس کرتا ہے کہ اردو کے متعلق یوپی کے پرائمری اور ہائی اسکولوں میں سرکاری اور صوبائی حکومت کی ہدایت کی تعمیل نہیں کی جاتی۔ یہہ جلسہ حکومت کے احکام کو قصداً نظر انداز کرنے کے طریقہ پر جو دفتری لوگوں نے اختیار کیا ہے حکومت کو توجہ دلاتا ہے"۔

[ہماری زبان کی آیندہ اشاعت میں یہہ ادارہ جمیعتہ کی اس قرارداد پر تبصرہ کریگا]۔

تبصرے

نوائے حیات

(از یحییٰ اعظمی صاحب ۔ مطبع معارف، اعظم گڈھ ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ) اعظمی کے کلام کے اس مجموعہ پر کوئی تبصرہ مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ ان الفاظ کو نقل نہ کر دیا جائے جو حضرت مولانا ابوالکلام آزاد نے اس کتاب پر تحریر فرمائے ہیں، فرماتے ہیں۔

"کچھ لوگ شاعری کرتے ہیں، اور کچھ لوگ شاعر ہوتے ہیں، صائب نے اہل صف کی نسبت کہا تھا

"شعر گفتن چہ ضرور"

اور بالکل صحیح کہا تھا، لیکن دوسری صف کے لئے شعر گفتن نہ صرف ضروری ہوتا ہے بالکل ناگزیر ہوتا ہے، ایسے ہی لوگوں میں یحییٰ اعظمی صاحب بھی ہیں، ان کی طبیعت شاعرانہ واقع ہوئی ہے، اس لئے جو کچھ کہتے ہیں، موثر اور دلنشین ہوتا ہے، مجھے یقین ہے کہ ان کا کلام عام طور پر مقبول ہوگا"

اعظمی صاحب کی شاعری جس میں زیادہ موضوعات سیاسی اور قومی ہیں علامہ شبلی مرحوم کے مکتب خیال سے بہت قریب کا تعلق رکھتی ہے!

ان دو سو صفحات میں شاعر نے جو صالح قومی جذبات پیش کئے ہیں، آج ان کو بار بار پڑھنے کی ضرورت ہے، ان میں بہت سے نقوش ایسے ہیں جو ہمارے موجودہ حالات کی پرچھائیں ہیں ۔ اگر "ہماری زبان" کے صفحات میں گنجائش ہوتی تو بہت کچھ ان صفحات میں نقل کرنے کے قابل ہے،

قومی اور سیاسی شاعری میں کوئی دوسری تازہ اشاعت ہم نے اس قدر زیادہ دل نشین نہیں پائی ۔ اگر ہمارے ملک میں صحیح ذوق ہوتا اور ہمارے ملک کے رہنما اور عوام آزادی کے ایک غلط تخیل میں مبتلا ہوکر قومی زبان کے مسئلہ کو الجھانہ دیتے تو اس قسم کی اشاعتیں آج ایسے ادبی شاہکار ہوتے جنہیں لاکھوں آدمی پڑھتے، اور جن سے ہمارے ملک کی جدید زندگی اجاگر ہوتی، لیکن افسوس ہے کہ موجودہ فضا میں ہمارا بہترین ادب بھی ناقدر شناسی کا شکار ہوتا ہے۔ کم از کم اردو زبان کے حامیوں کا کوئی گھر بھی ایسی کتابوں سے محروم نہ ہونا چاہئے۔

شعر و نغمہ

(از یعقوب عثمانی صاحب لکچرار انٹرمیڈیٹ کالج اورنگ آباد (دکن)۔ (قیمت دو روپے)

عثمانی صاحب کی نظموں اور غزلوں کا یہ مجموعہ ایک ستھرے ادبی ذوق کا ثبوت ہے، جیسا کہ خود عثمانی صاحب نے اپنے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ "شاعر کا سب سے بڑا رہنما اس کا ذوق سلیم ہوتا ہے، اور افکار کی بلندی کے لئے شاعر اور ادیب کی انفرادیت بہت ضروری ہوتی ہے"۔ عثمانی صاحب کے کلام کو سلجھے ہوئے خیالات اور ان کے طرز ادا نے ایک ممتاز مقام پر پہونچا دیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اردو ادب کے قدردان، ان کے کلام سے لطف اندوز ہونگے۔

پیشوا جوبلی نمبر

(مرتبہ عزیز حسن بقائی صاحب، اردو بازار جامع مسجد دہلی، (قیمت دو روپے)

بقائی صاحب ملکی صحافت اور قومی زندگی میں ایک خاص قسم کی انفرادیت رکھنے والے ادیب ہیں جو ہمیشہ زمانہ کی مشکلات کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوتے ہیں، اور کبھی ہار نہیں مانتے،

بقائی صاحب کی ساری زندگی اسی طرح گذری ہے کہ ان کے لئے زندگی کی مشکلات جتنی زیادہ ہوئیں اتنا ہی ان کی ہمت اور پامردی میں اضافہ ہوتا رہا ۔ اپنے رسالہ پیشوا کا یہ جوبلی نمبر جن مشکلات کے باوجود انہوں نے شائع کیا ہے، یہ ان ہی کا کام تھا، مضامین کی نوعیت اور ترتیب کے اعتبار سے یہ نمبر کسی دوسرے رسالہ کے خاص نمبر سے کم نہیں ہے،

ہماری تمنا ہے کہ زبان اور ادب کی خدمت میں بقائی صاحب کی ہمت ہمیشہ ہمیشہ جوان رہے اور ہمارے اہل ملک میں ملک کے ایسے خادموں کی قدر شناسی کا جذبہ جو اس وقت بہت کمزور ہے قوی تر ہوجائے۔

اپنے دیس کی خبریں

شاہجہان پور

"بزم ادب" جی ایف کالج شاہجہان پور کے زیر اہتمام حال ہی میں ایک مشاعرہ زیر صدارت سید جان عالم میاں صاحب بی۔اے ایل ایل بی وکیل منعقد ہوا۔اس اجتماع میں جدید ترقی پسند ادب کا عنصر نمایاں تھا شعرا کرام میں حضرت اختر علی صاحب تلہری' حضرت عابد صاحب، جگدیش سہائے صاحب سکسینہ' پروفیسر نکہت صاحب اور پنڈت رادھے شیام صاحب وید اور رونق شاہجہان پوری کا کلام خصوصیت کے ساتھہ پسند کیا گیا - اس کے علاوہ کالج' اسکول اور شہر کے متعدد نوجوان شعرا نے مشاعرہ میں شرکت کی - جنرل سکریٹری بزم ادب مسٹر مصاحب علی خاں "قدر رئیس" نے اپنی ایک ترقی پسند نظم سے سامعین کو نوازا - حاضرین میں محترم عحمود الرحمٰن صاحب قدوائی پرنسپل جی ایف کالج' محترم محمد احمد خاں صاحب' ایم-اے' ایل ایل بی، محترم بشیر احمد خاں صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول اور مولوی حبیب الرحمٰن خاں صاحب قابل ذکر ہیں -

---

علیگڈھ

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کی "بزم وفا" کا ایک غیر معمولی جلسہ ۹ نومبر کی شب میں جناب ڈاکٹر طاہر رضوی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ خیر بہوروی صاحب نمایندۂ خصوصی انجمن ترقی آردو ہند نے ایک مقالہ پڑھا -

آخر میں شعرائے کرام نے اپنا کلام سنایا۔ ان میں صوفی بنارسی محمد حسرور بنارسی اور احمد علی کاظمی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں -

---

دوسروں کی نظر میں

"اردو ادب"

ایڈیٹر آل احمد سرور صفحات ۱۶۰ قیمت سالانہ دس روپے فی پرچہ ڈھائی روپے - ملنے کا پتہ انجمن ترقی آردو (ہند) علی گڈھ -

یہہ انجمن ترقی آردو ہند کا سہ ماہی رسالہ ہے جو حال ہی میں شائع ہونا شروع ہوا ہے اور زیر تبصرہ پرچہ اس کا پہلا نمبر ہے سنہ ۱۹۴۷ع کے انقلاب کے بعد جو ہنگامے بپا ہوئے اس میں انجمن ترقی آردو کے دفتر اور ذخیروں کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا اور اس کا مستقبل خطرہ میں پڑ گیا - چنانچہ اس ہوا کو یہہ بات طے پائی کہ اس انجمن کا کام ہندوستان اور پاکستان میں آزادانہ حیثیت سے ہونا چاہئیے - چنانچہ ہندوستان کے لئے اس انجمن کا دفتر علی گڈھ میں قائم کیا گیا اور ڈاکٹر ذاکر حسین وائس چانسلر علی گڈھ مسلم یونیورسٹی اور قاضی عبدالغفار صاحب اس کے صدر اور سکریٹری مقرر ہوئے - انجمن کی طرف سے اس کا پندرہ روزہ اخبار "ہماری زبان" نکلنا شروع ہوا اور اب اسکا یہہ زیر تبصرہ سہ ماہی رسالہ شائع ہوا ہے۔اس رسالہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوا کہ ملک کو واقعی اسکی ضرورت تھی اور اس نے شائع ہوکر آردو ادب کی ایک بہت بڑی کمی کو پورا کیا ہے - یہہ تو ہم جانتے ہیں کہ یہہ رسالہ اسم بامسمی اور انجمن کے شایان شان ہوگا - اور ملک کو اس کی سخت ضرورت بھی ہے لیکن سوال یہہ ہے کہ آردو کے بہی خواہ بھی اس کا خیر مقدم کریں گے یا نہیں؟ اس معاملہ میں ہم انجمن کے کارکنوں سے عرض کریں گے کہ وہ اپنے فرض کو فی الحال فرض کی خاطر ادا کرتے رہیں آمید ہے کہ ان کی کوشش کامیاب ہوگی اور ملک ان کی خدمات کی قدر کرے گا -

رسالہ زیر تبصرہ میں ایڈیٹر صاحب کا مضمون "توازن زندگی اور ادب میں" بہت اچھا مضمون ہے باقی مضامین میں سودا کا ایک قصیدہ؟ حیدرآباد پچاس سال پہلے - داماں اور عربی فارسی الفاظ اندر سبھا' غالب کا تفکر اور اس کا پس منظر مولوی نذیر احمد کے تمثیلی افسانے اچھے اور معیاری مضامین ہیں جن میں تحقیق و ادب کی شان پورے طور پر نمایاں ہے - رسالہ پر تبصرہ کے لئے ذرا طوالت کی ضرورت ہے شاید ہم یہہ فرض کسی اور موقع پر انجام دے سکیں- ہمیں آمید ہے کہ آردو زبان کے بہی خواہ اور ترقی پسند آدب کے شیدائی اس رسالہ کا گرم جوشی کے ساتھہ خیر مقدم کریں گے اور اپنی خریداری سے اس بات کا ثبوت بہم پہونچائیں گے کہ آردو اپنی مقبولیت میں کسی اور زبان سے پیچھے نہیں ہے

(الجمعیۃ)

کلیان

"نوجوانان کلیان" کی طرف سے ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ع بروز چہار شنبہ شب میں ۱۰ بجے طرحی مشاعرہ "یادگار امام حسین" زیر صدارت (مولوی) سید کرم محی الدین کرم۔ صدر "بزم مسعود" ایلچ پور منعقد ہوا۔ مصرع طرح یہ تھا ع

"خون آنکھوں سے بہانا تھا بہایا نہ گیا"

مقامی شعراء کے علاوہ بیرونی مشاہیر و شعراء بھی شریک ہوئے خصوصیں میں حضرت ناز کلیانوی، محفوظ رام پوری، فرحت گونڈوی، پربت خاندیسی اور سکریٹری مشاعرہ محمد حسن نظامی۔

کھنڈوہ

۵ نومبر سنہ ۱۹۵۰ع کو انجمن ترقی اردو (ہند) کی شاخ کھنڈوہ کے زیر قیادت اردو خوان طلباء کے سرپرستوں کا ایک جلسہ انجمن ترقی اردو (ہند) شاخ کھنڈوہ کے صدر جناب عبدالحسین صاحب وکیل کی قیام گاہ پر منعقد کیا گیا۔

(۱) اردو خواں طلباء کے سرپرستوں کا یہہ جلسہ میونسپل کمیٹی کھنڈوہ کے اس فیصلہ کو کہ میونسپل مڈل اسکول کھنڈوہ کے اس شعبہ کو جہاں ذریعہ تعلیم اردو ہے ختم کر دیا جائے، خطرہ کی نظر سے دیکھتا ہے اور حکام سے درخواست کرتا ہے کہ جلد بازی میں کوئی ایسی کارروائی نہ کی جاوے کہ لازمی طور پر تقریباً آٹھ دو سو طلباء کی تعلیمی زندگی کی بربادی کا پیش خیمہ ہو جو اس اسکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(۲) مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ایک ڈپوٹیشن میونسپل کمیٹی کے صدر جناب پی۔ مہاراؤ ایڈوکیٹ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہہ مطالبہ کرے کہ اردو خوان طلباء کے دستوری حق کو برقرار رکھتے ہوئے انہیں اپنی مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی جائے۔

(۱) جناب عبدالحسین صاحب، بی۔ ایس۔ سی۔ ایل ایل بی، (۲) جناب قمرالدین صاحب، بی اے۔ ایل ایل بی، (۳) جناب محمد بسم اللہ خان صاحب، بی اے۔ ایل ایل بی، (۴) جناب سید محمد صاحب، سابق آنریری مجسٹریٹ، (۵) جناب ڈاکٹر مسرت حسین، ایم بی بی ایس (عثمانیہ)، (۶) جناب محمد حسین صاحب، بی اے۔ ایل ایل بی۔

مراد اباد

مراد آباد (بذریعہ ڈاک) انجمن ترقی اردو شاخ مراد آباد کا ماہانہ ادبی اجتماع ۲ نومبر کو عبدالسلام گرلز ہائی اسکول میں زیر صدارت جناب سید محمد مشفق صاحب، ایم اے۔ ایل ایل بی، ڈپٹی کلکٹر منعقد ہوا۔ جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے مولوی عبدالسلام صاحب، صدر انجمن نے بتلایا کہ انجمن ترقی اردو ہی ہندوستان کی واحد جماعت ہے جو اردو کی ترقی کے لئے ایک زمانہ سے کوشاں ہے۔ موجودہ دور میں جب اردو کے ساتھ ہر طرف سے سوتیلی ماں کا سا برتاؤ ہو رہا ہے تو ادیبوں اور شاعروں کا یہہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ متفق ہو کر زبان کو از سر نو زندگی دیں۔

جلسہ کے پروگرام میں مناظرہ اور مشاعرہ دونوں شامل تھے۔ مقالات میں جناب کیلاش ماتھر، ایم۔ اے کا "آرٹ اور ہندوستان" بہت پسند کیا گیا۔ افسانوں میں ماہ روحانی کے افسانے مالی او مالی مہیش نے سامعین سے خراج تحسین حاصل کیا۔ مشاعرہ کی خصوصیت یہہ تھی کہ اس کو اپنی پرانی وضع کے ساتھہ ترتیب دیا گیا تھا۔ شعراء کی نشست کا انتظام ان کے مدارج کے لحاظ سے تھا۔ میر مشاعرہ محمد مشفق نے شمع کو روشن کیا اور مشاعرہ شروع ہو گیا۔ شعرا میں حضرت حبیب، حضرت کیف مراد آبادی۔ اثر چھبرایونی اور کیلاش ماتھر بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ جلسہ میں تمام ادب نواز حضرات اور خواتین نے شرکت فرمائی۔

لکھنو

لکھنؤ - ۱۶ نومبر - جواہر جینتی کے سلسلہ میں کل رات گنگا پرشاد میموریل ہال میں ایک مشاعرہ اور کوی سمیلن ہوا جس کی صدارت سیدہ بیگم شیروانی نے کی - بیگم شیروانی نے صدارت کرتے ہوئے اور مسٹر نثار احمد خاں شیروانی وزیر زراعت نے مشاعرہ کا افتتاح کرتے ہوئے عوام سے اور شعرا سے اپیل کی کہ وہ اپنے اشعار اور ادبی خدمت سے ملک کی طاقت میں اضافہ کریں -

---

ٹانڈہ

ٹانڈہ - ۱۳ نومبر - مقامی انجمن ترقی اردو کے ذمہ داروں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ "ہم گذشتہ چار مہینہ سے یہاں کے پرائمری اسکولوں میں اردو تعلیم کے نفاذ کے لئے کوشش کر رہے ہیں لیکن اس دوران میں مقامی اور صوبائی حکام سے جو خط و کتابت ہوئی اس کو دیکھ کر ہم یہہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حکام اردو کے سلسلہ میں نہایت ہی نا منصفانہ اور غیر جمہوری رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں - شائد وہ یہہ نہیں چاہتے کہ اردو کے متعلق صوبائی حکومت کا جو فیصلہ ہو اس پر عمل کیا جائے -

بیان میں کہا گیا ہے کہ ستمبر میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولس فیض آباد ٹانڈہ آئے - مقامی انجمن نے یہہ انتظام کیا کہ ایک وفد ان سے اس سلسلہ میں ملے لیکن انہوں نے ایک تحریری جواب میں ملنے سے معذوری ظاہر کی حالانکہ وہ یہاں تقریباً ایک ہفتہ رہے اور متعدد تفریحی مشغلوں میں شریک ہوئے - اسی طرح رامیشور سہائے سنہا آنریری آفیسر، کیلاسری پرائمری ایجوکیشن (یو - پی) لکھنؤ کو ایک خط لکھا گیا کہ اردو کے سلسلہ میں آپ سے لکھنؤ آکر ایک وفد ملنا چاہتا ہے - لیکن انہوں نے بھی ملاقات کرنے سے مجبوری ظاہر کی - مقامی میونسپلٹی کے سرکاری منتظم کے پاس ستمبر میں ایک توجہ نامہ بھیجا گیا تھا لیکن ابھی تک کوئی جواب نہیں موصول ہوا -

بیان میں بتایا گیا ہے کہ انجمن کی طرف سے رامیشور سہائے سنہا آنریری آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی، کیلاسری پرائمری ایجوکیشن (یو - پی) کو ایک خط بھیجا گیا جس میں لکھا گیا کہ اس عام شکایت کے مد نظر کہ یہاں کے میونسپل پرائمری اسکولوں میں اردو تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہے انجمن ترقی اردو ٹانڈہ کے دو نمائندے ۷ اگست کو مقامی میونسپلٹی کے منتظم (آفیسر انچارج) اور سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعلیم ٹانڈہ سے ملے اور ان کے سامنے طلباء کے سرپرستوں کا یہہ مطالبہ رکھا کہ یہاں اردو کی تعلیم کا انتظام ہونا چاہئے -

ان لوگوں نے ایسا کرنے سے مجبوری ظاہر کی اور کہا کہ اوپر سے ہمیں اس قسم کا کوئی حکم موصول نہیں ہوا ہے -

اب ہم آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں اور یہہ درخواست کرتے ہیں کہ مقامی تعلیمی حکام کے پاس اردو پڑھائے جانے کے سلسلہ میں ہدایات بھیجی جائیں" - لیکن اس خط کا بالکل غیر متعلق جواب آیا -

انجمن کی کتابیں

"مشترکہ زبان" (مہاتما گاندھی نے کیا سوچا تھا) ۔

جو کچھ مہاتما جی نے زبان کے مسئلہ پر لکھا اور کہا اس کے اندر آج بھی کافی روشنی باقی ہے ۔ روشنی اگر کم ہوتی ہے تو خود ہماری نظروں میں ۔

اعلیٰ درجہ کے اردو ٹائپ میں یہہ کتاب چھاپی گئی ہے ۔ قیمت فی جلد چار روپے ۸ آنہ

"یادگار حالی" ۔ (مصنفہ بیگم صالحہ عابد حسین) ۔

جدید ادب کے ایک بڑے معمار کے افکار کی بہت ہی دل نواز پرچھائیاں ان اوراق میں یکجا کی گئی ہیں ۔ حالی بحیثیت ایک انسان کے ۔ اور بحیثیت ایک شاعر اور ایک ادیب کے ۔ اور بحیثیت ایک مصنف اور سوانح نگار کے جدید اردو ادب کے بانی تھے ۔ جو لوگ جدید ادب کا مطالعہ حالی کے ادب کا مطالعہ کئے بغیر کرنا چاہیں ان کی محنت ضائع جائیگی ۔

قیمت فی جلد چار روپے چار آنہ

ہندوستان کا سب سے بڑا ادبی مرکز

کتب خانہ انجمن ترقی اردو دہلی

جہاں انجمن ترقی اردو ۔ دارالترجمہ عثمانیہ حیدرآباد ۔ دارالمصنفین اعظم گڈھ ۔ ندوۃ المصنفین دہلی وغیرہ کی معیاری مطبوعات اور ہر علم و فن کی کتابیں ہر وقت موجود رہتی ہیں ۔ اگر آپ کو کتابیں پڑھنے کا شوق ہے تو ہم سے خدمت لیں ۔ ہم کتابوں کی فراہمی میں خواہ وہ کہیں کی چھپی ہوئی ہوں زیادہ سے زیادہ سہولت اور کفایت کا لحاظ رکھتے ہیں ۔

فہرست مفت طلب کیجئے ۔

مہتمم

کتب خانہ انجمن ترقی اردو جامع مسجد دہلی

"حیات سر سید" ۔ (مصنفہ مولوی نورالرحمن صاحب، بی ۔ اے) ۔

ایک عظیم الشان زندگی کا ایک مختصر خاکہ ہے جو عام پڑھنے والوں پر سر سید کے کام اور انکی زندگی کے خاص خاص پہلو واضح کرتا ہے ۔

کتابت و طباعت اعلیٰ کاغذ نفیس ۔

قیمت فی جلد تین روپے آٹھ آنہ

علمی مرکز

اردو زبان کی خدمت اور حفاظت کو ملک اور قوم کی سب سے بڑی خدمت سمجھتا ہے

اس لئے

انجمن ترقی اردو (ہند)

اور

ہندوستان و پاکستان کے ادبی اداروں کی بلند پایہ

مطبوعات

ترقی پسند ادیبوں کی قابل قدر تصنیفات

اعلیٰ مذاق کی

علمی ۔ ادبی ۔ تاریخی ۔ تنقیدی کتابوں

بہترین افسانوں ۔ دلچسپ ناولوں

قدیم و جدید شعرائے کرام کے وجد آفریں دواوین

اور مجموعہ کلام کے لئے

علمی مرکز پبلشرز و بکسیلرز

پوسٹ بکس نمبر ۱۰۰۵ دریا گنج دہلی کو لکھئے

صدق (جدید)

زیر ادارت مولانا عبدالماجد صاحب بی ۔ اے دریا بادی یکم دسمبر سے از سر نو جاری ہو جائیگا قیمت سالانہ تخفیف شدہ بجائے دس روپے کے آٹھ روپے سالانہ ۔

صحیح پتہ حسب ذیل ہے :۔

حکیم عبدالقوی صاحب دریا بادی مہتمم صدق (جدید) ۔ کچہری روڈ، لکھنؤ ۔

بہ اہتمام عزیز حسن منیجر مسلم یونیورسٹی پریس علی گڈھ چھپا اور قاضی عبدالغفار صاحب پبلشر نے صدر دفتر انجمن ترقی اردو علی گڈھ سے شائع کیا ۔